

کہتی ہیں سکیںہ میرے بابا کو بلاؤ

کہتی ہیں سکیںہ میرے بابا کو بلاؤ
گالونز پہ طمانچونز کے نشانہ انکو بتاؤ

کانو میں میرے درد بہت ہوتا ہیں امانہ
خوف اتا ہیں ڈر لگتا ہیں تاریک ہیں نرندانہ
سینے پہ مجھے اپنے سلاتے تھے وہ ہر انہ
نرخمونز سے لہو بہتا ہیں بابا کو بتاؤ

بے ظلم و خطاء ظالمونز نے درے لگائے
اسباب بھی سب لٹ لیئے خیبے جلائے
اور قافلونز کو اونٹونز پہ سر ننگے پھیرائے
گملا یا ہوا دھوپ میں چہرہ تو بتاؤ

گردن میں میرے طوق ہیں ہاتھوں میں رسن ہیں
 سُوجا ہوا دِروَن سے میرا سارا بدن ہیں
 راتوں کو میں سوئی نہیں انکھوں میں جلن ہیں
 سونے کے لیئے خاک کا بستر تو بناؤ

جب گھوڑے کے پیروں میں روئی تھی لپٹ کر
 اُس وقت الگ تمنے کیا تھا مجھے اکر
 کیا حلق پہ بابا کے میرے چل گیا خنجر
 روتا ہوا کیون ایا تھا گھوڑا یہ بتاؤ

اُئینگے میرے بابا تو مروونگی لپٹ کر
 بتلاؤنگی کانو سے میرے چھن گئے گوہر
 جان اپنی کروونگی میں فداء اُنکے قدم پر
 پیاسی ہون کہوونگی مجھے پانی تو پلاؤ

لائے نہ چچا پانی اور پائی ہے شہادۃ
 سب اہل حرم کو میں کہوونگی میری حالت
 چادر چھینی دیرے لگے کیا کیا پڑی افت
 یہ عرض کروونگی نہ مجھے چھوڑ کے جاؤ

اصغر کا بتاؤنگی اُنھے خالی ہے یہ جھولا
 پانی کے بنا نہ سے بچے کا ترپنا
 یاد اُتا ہے ننھا مجھے وہ ہنسلیون والا
 بھیا میرا کس جانر ہے پتا اُسکا بتاؤ

بچی پہ ستم ایسا ہوا اے پالنے والے
 اشک انکھون میں رکتے نہیں تھمتے نہیں نالے
 نازون کی پلی بچی کو مانر کیسے سمبھالے
 ضد بچی کی مانر سے یہ ہے بابا کو بلاؤ

